bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوار الصوفیہ

قصور

بیادگار اعلیٰ حضرت امیر ملت مولانا الحاج
پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث
علی پوری

Novmeber December 1979

نگران اعلیٰ حضرت مولانا الحاج جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بامداد روحانی حضرت مولانا سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بالطاف روحانی حضرت مولانا شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بالتفات کریمانہ حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ
بظل حمایت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہ

ماہنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

ایڈیٹر

مولانا غلام رسول گوھر

جلد ۶۷
شمارہ ۱۳، ۱۴
بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۷۹ء

○

دائرے میں سرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ گوھر

چندہ

سالانہ	۱۵ روپے
ششماہی	۸ ۰
سہ ماہی	۵ ۰
فی شمارہ	۱/۵۰ ۰

فہرست

مناجات نعت	۲	امام اعظم ابوحنیفہؒ	۱۸
الصلوٰۃ علی النبیؐ	۳	ارشادات علی ہجویریؒ	۱۹
صحبت صالحین	۵	فضائل ذکر	۲۱
قصیدہ در منقبت غوث اعظم حضرت		نعت شریف	۲۳
امیر ملت قصور علی پوری	۱۱	ظہور مہدیؑ	۲۴
تذکرہ شاہ جماعت	۱۲	اقوال زریں سلطان باھوؒ	۲۹
استفتاء	۱۴	بچوں کا صفحہ	۳۰
علماء بلاد و دیہ	۱۵	خبرنامہ انجمن سراجیہ نوریہ علی پور شریف	۳۲

پبلشر، غلام رسول گوھر، مطبع: لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور، مقام اشاعت آکوٹ عثمان خان قصور

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

رعنا نظامی جہلم

مناجات (قطعہ)

خدا کی حمد و ثنا عبادت، نبی کی ہے نعت بھی عبادت
یہی ہے ایمان کا تقاضا، ہے مومنوں کی یہی عبادت
ہے نذر کل کائنات جس کی خدا کو محبوب ذات جس کی
ہیں دو جہاں پیدا اس کی خاطر، یہی حقیقت یہی صداقت
کبھی تو ان سے نجات ہو گی، کبھی تو دل کو سکوں ملے گا!
اگرچہ آلام میں گھرا ہوں مگر نہیں ہے مجھے شکایت
ہوئے ہیں مجھ سے گناہ یارب نہیں ہیں جو قابل معافی
مگر میں مایوس بھی نہیں ہوں کہ ہے کرم تیرا بے نہایت

نعت

الٰہ العلمین! مجھ کو بھی یہ توفیق ارزاں کر!
مجھے اپنے حبیبؐ پاک کا دائم ثنا خواں کر
خلیل اللہ نے مانگا تھا جنہیں تجھ سے طفیل انکے
مرے کاشانۂ ویراں کو ہم رنگ گلستاں کر
یقیں رکھ کوئی بھی محروم اس در سے نہیں لوٹا
دل غمگیں تو ان کی یاد پنہاں کر، نمایاں کر
خدا بھی اور ملک بھی پڑھتے ہیں ہر دم درود ان پر
درود ہر وقت ان پر تو بھی پڑھ اور تازہ ایماں کر
سن اے حب نبیؐ کے مدعی، اس کا تقاضا بھی
متاع جسم و جان و روح و دل سب اُنپہ قرباں کر
محمد مصطفےٰ کی سیرت اقدس سے واضح ہے
طلب ہے کامیابی کی اگر، تعمیل قرآں کر

یہ حسرت ہے، مدینے سے کوئی آکر کہے رعنا
بلایا ہے تجھے جلدی سے اٹھ چلنے کا ساماں کر

---

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com, https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر **سید جماعت علی شاہ** محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

درگاہ قلندر اولیاء علی پور فقیراں شریف قصور

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈووکیٹ علامہ **علیجاہ حسن پیرزادہ** نقشبندی مجددی

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مصداق میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ جب صلوٰۃ کی اضافت اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنی ثناء کے ہوں گے۔ یعنی وہ اپنے پیارے نبی کی ہمیشہ ہمیشہ ثنا کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ اور اس کے معنی تعظیم کے بھی ہیں اس معنی کے لحاظ سے اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کا اپنے پیارے محبوب کا تعظیم کرنا ہے اور آپ کو وہ کمالات اور خوبیاں عطا کرنا جن سے آپ سب سے معظم ہیں۔ مثلاً آپ کا افضل الرسل ہونا خاتم الانبیاء ہونا رحمۃ اللعالمین ہونا اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہونا اور آپ کا قیامت تک رسول ہونا اور آپ کا سید الکونین والثقلین ہونا اور آپ کا اللہ کی اطلاع کے ساتھ عالم ماکان و مایکون ہونا اور آپ کا حاشر اور عاقب اور ماحی ہونا اور آپ کا شافع و مشفع ہونا اور آپ کا حامل لواء الحمد ہونا اور آپ کیلئے مقام محمود ہونا۔ اور آپ کا سب نبیوں سے پہلے جنت کا دروازہ کھولنا اور پھر اس میں داخل ہونا اور آپ کے ذکر کا بلند ہونا۔ اور آپ کے دین کا تمام ادیان پر غالب ہونا۔ آپ کی شریعت کا تا یوم قیامت باقی ہونا۔ یہ اللہ کا صلوٰۃ ہے۔ اس کو بخاری نے ابو العالیہ سے روایت کیا اور جب صلوٰۃ کی اضافت ملائکہ کی طرف ہو تو اس کے معنی آپ کے لئے دعا کرنے کے ہیں۔ جیسا کہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے ترمذی نے ثوری سے نقل کیا کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اس کی رحمت ہے۔

اور ملائکہ کی صلوٰۃ سے مراد دعا ہے۔ اگر ان کی دعا کے معنی استغفار کے ہوں تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج کی رفعت اور بلندی کی دعا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ جہاں گناہ اور معصیت نہ ہو وہاں استغفار سے یہی مراد ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ آپ کی گنہگار امت کے لئے بخشش کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اس سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک کو فرحت و راحت نصیب ہوتی ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا کہ صلوٰۃ کے معنی مصلی: اور مصلی لہ اور مصلی علیہ کے اختلاف سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ بعض نے صلوٰۃ کے معنی عطف: یعنی نرمی اور محبت اور التفات و توجہ اور شفقت کے بیان فرمائے ہیں۔ اس جہت سے اللہ کی صلوٰۃ کا معنی رحمت اور ملائکہ کی صلوٰۃ کا معنی استغفار اور مومنین کی صلوٰۃ کا معنی دعا ہوگا۔ بعض مفسرین نے صلّو کے معنی۔ عظموہ شانہٗ کے کئے ہیں۔ یعنی تم حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کی تعظیم کرو۔ اس حال میں کہ تمہارے قلوب میں آپ کی الفت اور محبت ہو اس معنی میں ہمارے درود کی فضیلت بھی وہی ہوگی جو رب تعالیٰ کے درود کی ہے۔ یعنی ثناء اور اس میں لفظاً و معناً رب تعالیٰ کی اقتداء ہو جائے گی۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں ہے صلّو علیہ کما صلّی علیہ۔ تم آپ پر ایسا ہی درود بھیجو جیسا کہ اللہ نے درود بھیجا:

اس کا ماحصل یہ ہے کہ صلوٰۃ جن کے ہماری زبان میں مشہور معنی درود کے ہیں۔ قولی و فعلی ہے۔ زبان سے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح سرائی کرنا ہے۔ لفظ صلوٰۃ و سلام سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا: قولی درود ہے اور حضور (باقی صفحہ ۱۲ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

استاذ العلماء فخر الاماثل حضرت مولانا الحاج
سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

صحبتِ صالحین

قرآن مجید کا یہ معجزہ ہے کہ تھوڑی اور مختصر سی عبارت میں بے شمار مضامین بیان فرما دیتا ہے۔ قرآن کریم کی چھوٹی چھوٹی آیات کی تفسیر کے لئے دفتر درکار ہیں اور اس کی ایک ایک آیت اہل اسلام کی زندگی سنوارنے کا دستور العمل ہے۔

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین

یہ جملہ چند کلمات کا مجموعہ ہے مگر اس میں مسلمانوں کو اس چیز کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جو ایمان و اعمال اسی طرح کبر و طغیان اور بد اعمالی کی جڑ ہے۔ یعنی صحبت فرمایا گیا کہ ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ خیال رہے کہ اچھی بری صحبت دیگر اعمال سے زیادہ مؤثر ہے چند وجوہ سے۔

صحبت کا اثر روزے۔ نماز۔ زکوٰۃ وغیرہ سے زیادہ ہے۔ نماز سے انسان نمازی بن جاوے گا۔ اسی طرح جہاد سے غازی۔ حج سے حاجی اور علم سے قاضی ہو جاوے گا۔ مگر ان میں سے کسی عمل سے صحابی نہ بنے گا غوث قطب ابدال ولی عالم نہ ہو سکے گا۔ صحابی وہی ہوگا جو پیغمبر کی صحبت پائے۔ تابعی وہی کہلائے گا جو صحابی کا صحبت یافتہ ہو۔ اسی طرح عالم صوفی وغیرہ بزرگوں کی صحبت اور ان کی توجہ سے بن گیا ہے۔ غرضیکہ صحبت کا فائدہ دیگر عبادات سے افضل ہے۔ مثنوی میں ہے:

یک زمانہ صحبت با اولیاء!!
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اسی طرح کفر و نفاق از تعداد اکثر بری صحبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بد عملی کفر نہیں۔ مگر بری صحبت اکثر کفر کا ذریعہ ہے۔ نیک اعمال صرف جن و انسان ہی کر سکتے ہیں۔ اور یہی اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ درخت۔ جانور۔ پتھر وغیرہ نہ نماز پڑھ سکتے ہیں نہ حج و زکوٰۃ ادا کر سکیں۔ اللہ کی تسبیح اور ہی قسم کی ہے جس کی جزا کچھ نہیں۔ اس لئے جنت صرف انسانوں کے لئے ہے۔ مگر صحبت اور صحبت کے فائدے اور نقصان ہر مخلوق کو حاصل ہیں۔ لہٰذا صحبت کا اثر عام ہے۔ دیکھو جن ملکوں پر عذاب الٰہی آیا وہاں ٹھیرنا اور وہاں کی چیزیں استعمال کرنا ممنوع ہو گئیں۔

ایک بار صحابہ کرامؓ نے قوم ثمود کے کنویں سے پانی لیکر آٹا گوندھ لیا تو سرکار کی حکم سے وہ آٹا پھینکوا دیا گیا۔ کیونکہ اس میں عذاب والی قوم کے کنویں کے پانی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے آٹا گوندھ لیا تھا۔ معلوم ہوا کہ بروں کی صحبت سے وہ زمین کا خطہ منحوس ہو گیا۔ اس لئے حاجی منا کو جاتے وقت اس میدان سے تیزی سے گذر جاتے ہیں جہاں اصحاب فیل پر عذاب آیا تھا۔ بت خانہ۔ شراب خانہ۔ حمام وغیرہ میں نماز نہ پڑھنا چاہیئے کہ یہ زمین بروں کی صحبت کی وجہ سے نماز کے قابل نہ رہی۔ یہ تو بری صحبت کے آثار معلوم ہوئے۔ آؤ اچھی صحبت کے آثار بھی دیکھیں۔ مدینہ پاک و مکہ مکرمہ کی زمین باقی زمین سے اعلیٰ۔ حضور علیہ السلام کی قبر انور کا وہ حصہ جو جسم اطہر سے متصل ہے۔ عرش اعظم سے بڑھ کر ہے کیونکہ وہ حصہ جسم اطہر سے صحبت یافتہ ہے۔

حضرت ذوالنون مصری حج کو جاتے ہوئے میدان قادسیہ سے گذرے۔ جہاں صحابہ کرام اور عیسائیوں کی مشہور لڑائی جنگ قادسیہ ہوئی ہے۔ اونٹ پر سوار تھے۔ اچانک اونٹ سے کود کر ریت پر لوٹنے لگے۔ لوگ سمجھے کہ حضرت کو گرمی ہو گئی۔ پانی لیکر دوڑے ہاتھ سے منہ پر چھڑکنے لگے۔ فرمایا یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ کہ آپ کو گرمی لگ گئی۔ ٹھنڈک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ کچھ عرصہ پہلے حضرت خالد بن ولید صحابیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے دوڑے ہیں۔ ان گھوڑوں کی ٹاپوں سے جو انوار نکلے ہیں وہ آج تک ان ذروں میں جگمگا رہے ہیں۔ میں ان ذروں پر اس لئے لوٹ رہا ہوں کہ رب تعالیٰ ان انوار کی تجلیاں مجھے بھی عطا فرما دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر حج میں اس جگہ قیام فرماتے تھے۔ جہاں سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ و السلام نے قیام فرمایا۔ امام بخاری نے حاجیوں کو ان مقامات کا پتہ بتایا جہاں حضور علیہ السلام نے نمازیں پڑھیں۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جس جگہ اللہ والے کا گذر ہو جاتا ہے، وہاں کے در و دیوار ذاکر ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ اچھی بری صحبت کا اثر ہر مخلوق پر پڑتا ہے۔

اچھی صحبت کی برکت سے برا اچھا ہو جاتا ہے اور بری صحبت سے اچھا برا بن جاتا ہے۔ دیکھو کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا خاندان نبوت کا ایک فرد تھا۔ مگر بری صحبت میں پھنس کر کافر ہو گیا۔ جس کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ : اے نوح علیہ السلام وہ آپ کا اہل بیت ہی نہیں کیونکہ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔ اس کے عمل اچھے نہیں۔ وہ بروں کا صحبت یافتہ ہے اور اصحاب کہف کی صحبت سے کتا قابل عظمت ہو گیا کہ اس کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا گیا وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ۔ اب اس کتے کا ذکر نماز میں مسجد کی محراب میں۔ ممبر پر وعظوں میں اچھی طرح ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس کے نام کے وظیفے پڑھے جاتے ہیں۔ جب کسی پر کتا حملہ کرے تو یہ آیت ہی پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتے کے حملہ سے محفوظ رہے گا۔ نیز جب کوئی شخص کسی مصیبت میں پھنسے تو اصحاب کہف کا توشہ ملنے۔ جب حاجت پوری ہو جاوے تو توشہ پکا دے اور سات نیک لوگوں کی جو حقہ نہ پیتے ہوں دعوت کرے اور ایک کالے کتے کو دن میں کہدیوے کہ فلاں حاجی ہمارے گھر تیری دعوت ہے۔ فلاں وقت فلاں جگہ آجانا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت معقد پر کتا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اس کے گھر آجاوے گا۔ اسے بھی پوری خوراک دیوے

سبحان اللہ! نیکوں کی صحبت کی برکت سے گندے کتے کو یہ درجات ملے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ چند جانور بشکل انسان جنت میں جاویں گے۔ جیسے اصحاب کہف کا کتا۔ صالح علیہ السلام کی ناقہ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا دراز گوش۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ قصوا وغیرہ۔ اچھی صحبت کی برکت سے بے عمل بھی متقی بن جاتا ہے۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے

دیدم گلے تازہ چند دستہ — برگنبدے از گیاہ بستہ!
گفتم چہ بود گیاہ ناچیز — تا در صف گل نشیند او نیز!
بگریست گیاہ و گفت خاموش — صحبت نہ کنند کرم فراموش!
گو نیست جمال و رنگ و بویم — آخر نہ گیاہ باغ اویم!

یعنی میں نے پھولوں کے چند گلدستہ گھاس سے بندھے اچھے مقام پر دھرے ہوئے دیکھے تو میں نے تعجب سے کہا کہ یہ ناچیز گھاس گدھوں کی خوراک پھولوں کے ساتھ کیوں بیٹھ گئی۔ تو گھاس رو کر بولی کہ اے سعدی یہ نہ دیکھو کہ میں کون ہوں۔ یہ دیکھو کہ کہاں کی ہوں۔ اگرچہ مجھ میں پھول کی سی رنگ و بو نہیں۔ مگر اس کے باغ کی گھاس اور اس کی صحبت یافتہ تو ہوں۔ پھول درخت سے ٹوٹ کر مجھ پر گرتے تھے۔ جب وہ باغ سے چلے تو مجھ سے بولے کہ تو بھی ہمارے ساتھ چل۔ اس صحبت کے فیض سے میں یہاں قالین غالیچوں پر بیٹھی۔ امیروں وزیروں کے ہاتھوں پہنچی۔

دیکھو تل اور اس کا تیل ایک معمولی اور بے قدری چیز ہیں۔ مگر تل جب کچھ دیر پھول کی صحبت میں بیٹھے۔ تو پھول کی طرح مہک گئے۔ اور ان کے تیل کا نام چنبیلی کا تیل ہوا۔ امراء و زراء کے سر پہ جگہ ملی۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ اچھی صحبت عطار کی دکان کی طرح ہے اگر تم وہاں سے عطر نہ بھی خریدو تب بھی خوشبو ضرور پالوگے اور بری صحبت لوہار کی بھٹی کی طرح۔ اگر تم وہاں نہ بھی جلو۔ مگر کپڑے اور منہ ضرور کالے کروگے۔ غرضیکہ صحبت عجیب چیز ہے اسی لئے قرآن مجید میں فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ فرمایا گیا۔

خیال رہے کہ صحبت والا جتنا قوی ہوگا۔ اسی قدر صحبت کی تاثیر زیادہ ہوگی۔ نبی کی صحبت کی تاثیر اور ہے۔ ولی کی صحبت کی تاثیر کچھ اور علمائے کرام کی صحبت کی تاثیر اور ہے۔ صالحین کی صحبت کی تاثیر جداگانہ۔ پھر سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاثیر کچھ اور ہی ہے۔ حضور کے صحبت یافتہ بعض لوگ ایک آن میں عالم۔ عارف۔ حافظ۔ قاری وغیرہ بن گئے۔ ایک شخص چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم بی اے سب جج حضرت قبلہ امیر ملت مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوکر داخل سلسلہ ہوئے۔ آپ کی صحبت اور تعلیم نے جج صاحب کی کایا پلٹ دی کہ جج صاحب مرحوم حضرت قبلہ کو خط میں لکھتے ہیں ؎

جانتا تھا کون یہ شب بیداریاں؟
دور کردی تو نے سب بیماریاں!

اس قسم کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں واقعات ہیں کہ حضرت قبلہ مدظلہ، کی صحبت سے راہزن۔ ڈاکو۔ چور۔ بدمعاش۔ فاسق۔ بدعمل، صالح اور نیک بن گئے کہ ان کی برکت سے ہزاروں انسان اپنے خالق و مالک

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کے صحیح فرمانبردار ہو گئے۔ دیکھو کہ کوئلہ کا رنگ کالا، شکل میں برا اور ہاتھ لگانے میں ٹھنڈا ہوتا ہے۔ مگر کچھ دیر آگ کی صحبت میں رہ کر اس کا رنگ آگ سا، نام اور کام سب آگ کی طرح ہو گیا۔

خیال رہے کہ یہاں بروں کے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ بیٹھنے سے مراد محبت و الفت کے طریقہ پر نشست و برخاست رکھنا ہے۔ تبلیغ یا تردید کے لئے بروں کی مجلس میں بیٹھنا عین عبادت ہے۔ اگر علماء فضلاء بزرگان دین اپنے پاس بروں کو بیٹھنے کا موقعہ نہ دیں تو ان کی اصلاح کیونکر ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بروں کو اچھا۔ طالحین کو صالحین۔ کافرین کو مومنین بنایا۔ لیکن یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو دوسروں کو فیض دے سکیں۔ عام مسلمان بروں سے مطلقاً بچیں۔ ممکن ہے کہ وہ ان کو اچھا نہ کر سکیں بلکہ یہ اچھے خود برے بن جائیں۔ اسی طرح دنیاوی کاروبار میں کسی بے دین کے پاس بیٹھ جانا برا نہیں ہے۔ ورنہ ریل کی سواری۔ تجارتی کاروبار سب بند ہو جاویں گے کہ ان سب میں ضرورتاً ہندوؤں اور دیگر کفار کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ صحبت کی چند صورتیں ہیں صحبت جسمانی، صحبت روحانی، صحبت ایمانی اور صحبت عرفانی صحبت قلبی وغیرہ۔ یہ آیت کریمہ ان تمام صحبتوں کو شامل ہے صحبت جسمانی میں تو جسماً قرب ضروری ہے۔ اسی صحبت پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں، مثلاً صحابی وہ کہلائیں گے جنہیں ایمان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس جسم سے حاضری نصیب ہوئی۔ ایسے ہی تابعی وہ جو اس جسم کے ساتھ صحابی کے صحبت یافتہ ہوں۔ روحانی قرب پر یہ احکام جاری نہیں۔ ورنہ ہر مسلمان صحابی ہونا چاہیئے جن کو فیض ہر قسم کے قرب اور ہر طرح کی صحبت سے حاصل ہے۔ دیکھو لوط علیہ السلام کی بیوی اگرچہ عذاب کی رات لوط علیہ السلام کے ساتھ بستی سدوم سے نکل آئی تھی۔ مگر چونکہ اس کا دل اسی مجرم قوم کے ساتھ تھا۔ لہٰذا راستہ ہی میں ہلاک کر دی گئی۔ یہ صحبت روحانی اور دلی قرب ہوا۔ حضرت اویس قرنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جسماً دور رہے مگر روح اور دل کے لحاظ سے قدم پاک پر حاضر رہے لہٰذا قرن میں بیٹھے ہوئے مدینہ سے وہ فیض پایا کہ سبحان اللہ۔

سورج چوتھے آسمان پر ہے اور گندی زمین اس سے ہزارہا میل دور۔ مگر جب نورانی کرنوں سے اس طرف توجہ کرتا ہے تو اس گندگی کو خشک کر کے پاک و صاف بنا دیتا ہے۔ جب آسمان کا سورج اتنی دور سے گندی زمین کو پاک کر دیوے تو اگر مدینہ کا سچا سورج ہم گندوں کو وہاں سے پاک و صاف فرما دیویں تو کیا تعجب ہے۔ مولانا جامیؒ فرماتے ہیں:

اگرچہ صد مرحلہ دورم نہ بہ پیش نظرم
وجہہ فی کل نظری کل غدوۃ وعشی!

حکایت

شرح قصیدہ بردہ میں امام خرپوتی فرماتے ہیں کہ ابوجہل نے اپنے ایک یمنی دوست جلیب یمنی کو خبر بھیجی کہ مکہ مکرمہ میں ایک نیا دین آیا ہے جس کے پیغمبر نے تمام لوگوں کو اپنا گرویدہ کر لیا ہے۔ اس دین کی اس زور سے اشاعت

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ہو رہی ہے کہ رد کے نہیں رکتی۔ جلد مکہ پہنچکر لوگوں کو روکو ورنہ ہمارے دین کی خیر نہیں۔ مکہ والوں پر تیرا احسان ہے لوگ تیری بات مان لیں گے۔ وہ یہ خبر پا کر فوراً مکہ پہنچ گیا۔ ابوجہل نے اس کی بڑی خاطر تواضع کی اور یہاں کا سارا ماجرا بیان کیا وہ بولا کہ یار بات یہ ہے کہ دونوں فریق کی بات سن کر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ تیری بات تو میں نے سُن لی مگر ضروری ہے کہ فریق ثانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی گفتگو کر لوں۔ دیکھ تو لوں کہ وہ کیسے ہیں۔ ابوجہل سن کر گھبرا تو گیا مگر کچھ کہہ نہ سکا۔

حبیب یمنی نے بارگاہِ نبوی میں پیغام روانہ کیا کہ میں یمن سے یہاں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہمراہ لے کر تشریف لائے۔ حضورؐ کے تشریف لاتے ہی مجلس پر سناٹا چھا گیا۔ یہ سب لوگ مرعوب ہو گئے۔ کسی میں لب کشائی کی ہمت نہ ہوئی۔ آخر کار کچھ دیر کے بعد خود سرکار نے ارشاد فرمایا کہ حبیب ہمیں کیوں بلایا ہے۔ وہ اور تو کچھ عرض نہ کر سکا۔ گھبرا کر بولا کہ میں نے سنا ہے کہ حضورؐ نبوت کے مدعی ہیں۔ انبیاء کے لئے معجزات چاہئیں۔ حضور کا کیا معجزہ ہے فرمایا جو تو چاہے۔ عرض کرنے لگا جو میں چاہوں۔ فرمایا۔ ہاں جو چاہے۔ اس نے عرض کیا کہ دو چیزیں چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ اس وقت چاند اپنی روشنی پر ہے۔ اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاویں۔ فرمایا۔ کوہ صفا پر چل۔ یہ سارا مجمع پہاڑ صفا پر پہنچا۔ حضورؐ نے چاند کی طرف انگلی کا اشارہ فرمایا۔ پورا چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک پہاڑ کے اس طرف دوسرا اس طرف۔ دوسرے اشارہ پر پھر دونوں ٹکڑے ملکر یکساں ہو گئے۔ فرمایا دوسری بات کیا ہے۔ عرض کرنے لگا۔ حضورؐ خود ہی بتائیں کہ میں دوسری بات کیا چاہتا ہوں فرمایا۔ سن تیری ایک لڑکی بے دست و پا ہے جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ نہ آنکھ نہ کان وہ تجھ پر بوجھ ہے تو چاہتا ہے کہ اسے شفا ہو جاوے۔ جا اسے وہاں شفا بخشدی گئی ہے۔ یہ سُن کر حبیب بے اختیار ہو گیا اور کانپتی ہوئی آواز سے چیخا کہ اے ابوجہل سُن لے۔ اے رقیہ سُن لے اور مکہ کے در و دیوار سن لو۔ میں صدق دل سے پڑھتا ہوں۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اب سے میں یمن میں اسلام کا سچا مبلغ ہوں یہ کہہ کر اپنے گھر خوشی خوشی روانہ ہوا۔ جب گھر پہنچا تو رات کا وقت تھا۔ دروازہ پر دستک دی۔ وہ ہی بے دست و پا لڑکی دروازہ کھولنے کے لئے آئی۔ باپ کو دیکھ کر پڑھنے لگی۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ۔ حبیب بولا بیٹی تجھے یہ کلمہ کہاں سے ملا اور تو کیسے اچھی ہو گئی۔ تو بزبان حال بولی ؎

وہ دکھا کے شکل جو چل دیئے تو دل انکے ساتھ رواں ہوا
نہ وہ دل ہے نہ وہ دلربا ہی زندگی سو وہ بار ہے۔ !!!

فلاں رات کو میں سو رہی تھی کہ کوئی چاند سے چہرے والے، سیاہ زلفوں والے خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ بیٹی تیرے باپ کو ہم مکہ میں کلمہ پڑھا رہے ہیں تو یہاں مسلمان ہو جا۔ پڑھ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ اٹھی تو تندرست تھی اور یہ کلمہ زبان پر جاری تھا۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

یہ صحبت روحانی یا ایمانی ہے۔ غرضیکہ قلبی تعلق بھی فیض کا ذریعہ ہے۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ ماں کا پیارا بچہ پردیس میں بیمار ہو جائے تو ماں کے دل پر یہاں اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ ماں کا دلی تعلق قائم ہے۔

غرضیکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اچھوں کے پاس بیٹھیں۔ اچھوں سے الفت رکھیں۔ بروں سے جسماً قلباً دور رہیں۔ بدمذہبوں کے جلسہ میں جانا بھی حرام ہے۔ کہ اس آیت کے حکم میں یہ بھی داخل ہے۔ خیال رہے کہ کسی کی تصنیف دیکھنا۔ اس کے مضامین پڑھنا۔ اس کے چاہنے والوں کے پاس بیٹھنا بھی ایک قسم کی صحبت ہے۔ بدمذہبوں کی دینی کتابیں پڑھنا۔ ان کے ساتھیوں سے الفت رکھنا اس آیت کی رو سے ناجائز ہے۔ کیونکہ جیسے کسی کی ظاہری صحبت اثر کرتی ہے۔ ایسے ہی اس کی تقریر وغیرہ بھی۔

مولانا روم مثنوی میں فرماتے ہیں:۔

تا توانی دور شو از یار بد
یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند
یار بد بر دیں و بر ایماں زند

(ترجمہ) برے یار کی صحبت برے سانپ سے زیادہ خطرناک ہے کہ برا سانپ صرف جان لے گا اور برا یار دین و ایمان برباد کرے گا۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم پر کسی کی صحبت کا اثر پڑے گا ہی نہیں۔ ہمارا ایمان نہایت مکمل ہے۔ خواہ وہ ناول پڑھیں یا سینما دیکھیں۔ بدمذہبوں کے جلسوں میں جائیں یا جیسے چاہئیں اپنا یار بنائیں۔ وہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں کہ نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان پیغمبر زادہ تھا۔ مگر صحبت کفار نے اسے کافر بنا دیا۔ یہ لوگ پیغمبر زادے تو نہیں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار توریت کا نسخہ بارگاہ نبوی میں لا کر حضور کو سنانے لگے۔ حضور علیہ السلام کا چہرہ انور متغیر ہونے لگا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ اے عمر تمہاری ماں روئے کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر غضب کے آثار نمودار ہیں تب حضرت فاروق نے عرض کیا۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس کیا نہیں ہے۔ جو تم بگڑی ہوئی توریت میں ڈھونڈتے ہو۔ قسم رب کی اگر موسیٰ علیہ السلام بھی آج زندہ ہوتے (ظاہری زندگی) تو انہیں ہماری تابعداری کے بغیر کوئی چارہ نہیں تھا۔ دیکھو حضرت عمرؓ جیسی ہستی جن سے شیطان بھاگتا ہے۔ انہیں توریت پڑھنے سے منع فرما دیا۔ حالانکہ وہ کلام الٰہی تھا۔ اگرچہ بگاڑ دیا گیا تھا۔ تو کیا ہم لوگ حضرت عمر سے زیادہ کامل ایمان رکھتے ہیں یا آجکل کے عام ناول اور بدمذہبوں کے رسالے بگڑی ہوئی توریت سے زیادہ افضل ہیں کہ ہم بالکل ہی احتیاط نہ کریں۔ خیال رکھو کہ دولت وہی محفوظ رکھ سکتا ہے جو چوروں سے دور رہے۔ صحت وہی بچا سکتا ہے جو طاعونی علاقوں میں نہ جائے ایسے ہی دولت ایمان وہ ہی محفوظ رکھ سکتا ہے جو ایمان کے چوروں سے اور ان نالائقوں راہزنوں سے دور رہے۔

(باقی صفحہ ۱۷ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

قصیدہ

در منقبت خلیفۂ اعظم حضرت امیر ملت قدس سرہٗ علی پوری

مولوی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ قصوری

جناب اظہر صاحب جماعتی نے یہ قصیدہ چار شوال ۱۳۹۹ھ کو حافظ نور احمد صاحب کے والد مولانا محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس شریف پر پڑھ کر سنایا، جس کی بے حد پذیرائی ہوئی ——— ایڈیٹر

ہیں محمد حسین قصوری پیا یہ بہار آفریں جن کا گلزار ہے !!
محوِ نظارہ ہیں باادب سب یہاں کیا عجب شان کا دیکھو دربار ہے
ہیں محمد حسین قصوری پیا پُر فضا جن کی رحمت کا دربار ہے
ہندو مسلم سبھی سرنگوں ہیں یہاں دیکھو کس شان و عظمت کا دربار ہے
ہیں یہ محبوب شاہ جماعت علی اور مقبول حق برگزیدہ ولی !!!
دا ہوئے اُنپہ رازِ خفی و جلی ان کا سینہ خزینۂ اسرار ہے
ہے فضا ئے نمیں بھی ان کی جلوہ گری اور سو ا ئے نمیں فیضان کی برتری
ان کو خالق نے بخشی ہے وہ آگہی دیکھ رونما حسنِ سرکار ہے
باخدا دل سبھی کے مسخر ہوئے، اہلِ دل، اہلِ اُلفت منوّر ہوئے
چرچے ان کی کرامت کے گھر گھر ہوئے کسقدر فیضِ باراں یہ دربار ہے
رونق افروزِ بزمِ ملت ہوئے رحمتوں کے ہر اک سمت ہیں در کھلے
حضرت شاہ جماعت کے سایے تلے عرس یہ نور افشاں، گہربار ہے
اظہر پُر خطا، غمزدہ، بینوا ہے تو آخر تمہارے ہی در کا گدا ——— !
تنگ و تاریک ماحول سے بچا اب تو یہ زندگی ہی سے بیزار ہے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ماخوذ: تذکرہ شاہ جماعت

مؤلفہ

معین الملت پیر سید حید رحسین شاہ صاحب

جماعت علی پوری!!!

(تذکرہ شاہ جماعت)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضور قبلہ عالم کے طفیل کھجوریں عطا فرمائیں!

حضور قبلہ عالم نے ایک اور واقعہ یوں بیان فرمایا۔ کہ پچاس سال پہلے میرا ایک رفیق رات کو حرم شریف میں شب باش ہوا۔ اس طرح کہ ترکوں کے زمانے میں رات کو حرم شریف کے اندر رہنے کی اجازت نہ تھی۔ جبتک شیخ الحرم حکم نہ دیں۔ مجھے چار آدمی اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت تھی۔ میرے ساتھ تین آدمی تو موجود تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ چوتھا تو رہ جا۔ اس دن وہ روزے سے تھا۔ روزہ کھولنے کے بعد اس نے کھانا نہیں کھایا تھا اور عشا کی نماز پڑھنے کے بعد میرے ساتھ حرم شریف میں گیا۔ وہ اندر رات گذارنیکے بعد فجر کو میرے ڈیرے میں آکر کہنے لگا کہ رات کو بڑا عجیب واقعہ ہوا۔ کہ پچھلی رات کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت بھوک سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ اتنے میں سفید لباس والے بزرگ تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ جھولی کر۔ میں جھولی کی تو انہوں نے میری جھولی میں کھجوریں جو سیر بھر ہوں گی ڈالدیں۔ کہنے لگا کہ میں نے پیٹ بھر کر کھالیں۔ میں نے کہا کہ کہیں میرے لئے بھی دو چار کھجوریں رکھنا۔ کہنے لگا کہ کھا چکنے کے بعد یاد آیا۔ چشم دید واقعہ کا انکار کفر ہے۔ میں نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کی کھجوریں تجھ کو مبارک ہوں۔

سرکار مدینہ نے حضور کو اپنا قاصد بنایا

حضور قبلہ عالم کے خادم حاجی عبداللہ صاحب امرتسری نے بیان کیا کہ بیسویں صدی عیسوی کی دوسری دہائی تھی کہ حضور حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ میں حضور کے ہمرکاب تھا آپ بمبئی سے جدہ شریف پہنچ کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہمارا قیام مدینہ منورہ میں ایام حج تک رہا۔ یہاں سے واپسی کے وقت حضور مواجہ شریف کے سامنے طلوع آفتاب کے بعد ہدیہ سلام وصلوٰۃ پیش کر کے اجازت رخصت کی استدعا کر رہے تھے تو آپ کو عالم بیداری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ کی زیارت مبارک کا شرف حاصل ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی خیر المبین صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارا سلام پہنچا دو۔ اس

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حکم کی تعمیل میں حضور قبلہ عالم مناسک حج ادا کرنے کے بعد فوراً پہلے جہاز سے بمبئی تشریف لے گئے اور وہاں سے حیدر آباد دکن جانے والی پہلی گاڑی پر سوار ہو کر حیدر آباد دکن پہنچے اور اسٹیشن سے تانگہ کے ذریعے مولوی صاحب موصوف کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ نے حضرت مولوی صاحب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور آپ کا یہ سفر پہلا تھا جو حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں کیا گیا تھا۔ آپ نے مولوی صاحب کے مکان پر دستک دی۔ ایک صاحب باہر آئے آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا مولوی صاحب گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر انہوں نے آپکو مولوی صاحب کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے مولوی صاحب سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینہ منورہ سے رخصت کے وقت ارشاد فرمایا کہ مولوی خیر المبین صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارا سلام پہنچا دو۔ یہ سنتے ہی مولوی صاحب پر وجد طاری ہو گیا اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔ جب بہت دیر کے بعد ہوش آیا۔ تو اٹھ کر حضور قبلہ عالم سے معانقہ کیا۔

بقیہ الصلوٰۃ علی النبی از صفحہ ۴

نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تبجیل کرنا فعلی صلوٰۃ ہے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور اتباع سنت آپ کی تعظیم میں معدود ہونے کی وجہ سے یہ بھی صلوٰۃ ہے۔ جب آیت کریمہ نازل ہوئی تو اصحاب نے یا حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ سلام تو معروف ہے۔ صلوٰۃ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا صلوٰۃ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ:

اس میں سلام نہیں ہے۔ کیونکہ جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے۔ سوال صلوٰۃ کے متعلق تھا۔ آپ نے بتا دیا کہ صلوٰۃ یہ ہے۔ یہ صلوٰۃ ابراہیمی کہلاتا ہے۔ اس کا نماز میں پڑھنا متعین ہوا کہ زبان نبوت سے نکلا ہے اور سلام

التحیات للہ والصلوٰت والطیبات

السلام علیک ایھا النبی: السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصلحین

میں ہے۔ اس جہت سے نماز میں صلوٰۃ مع سلام پایا گیا اس سے مزید درود شریف کے فضائل اور اس کے صوری و معنوی فوائد اگر ملاحظہ کرنا ہو تو میری کتاب انوار مصطفیٰ میں ملاحظہ کریں

گذارش!

جن خریداروں کا چندہ ختم ہے۔ ان کو گذشتہ اشاعت میں سرخ نشان سے مطلع کیا گیا تھا: وہ مہربانی کر کے سالانہ چندہ فوراً ارسال کریں:

---

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

استفتاء

سوال: لڑکی کنواری ہے۔ اس نے کسی شخص سے زنا کیا ہے اور حمل ٹھہر گیا ہے۔ اب تقریباً ۶½ ماہ کا حمل ہے اس لڑکی کا نکاح کسی ایسے شخص سے جس کا تمام لوگوں کو علم ہے کہ اس شخص نے اس لڑکی سے زنا نہیں کیا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

قرآن و حدیث شریف کے مطابق ان حالات کے تحت فتویٰ دیا جائے۔

السائل: ڈاکٹر سرور محمود سانده کلاں، لاہور

الجواب ھو الموفق للصواب

جو عورت معاذ اللہ زنا سے حاملہ ہو اس سے نکاح صحیح ہے۔ خواہ اس زانی سے ہو یا اس کے غیر سے فرق اتنا ہے کہ زانی جس کا حمل ہے وہ اس سے قربت بھی کر سکتا ہے اور غیر زانی اگر نکاح کرے تو تا وضع حمل قربت نہیں کر سکتا: لِمَا لَا یسقی ماءہ زرع غیرہ (درمختار) وصح نکاح حبلی من زنا (تنویر الابصار) عدت زن شوہر دار پر ہوتی ہے (فتاویٰ رضویہ ص۱۶۷ جلد پنجم مطبوعہ لاہور) جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر اسی کا حمل ہے وطی بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو لے وطی جائز نہیں (درمختار) بہار شریعت ص۲۸ حصہ ہفتم مطبوعہ لاہور)

وحبلی من زنا لا من غیرہ: کنز الدقائق ص۹۹ لے حل ایضاً تزوج حبلی من زنا ولکن لا یطأھا حتی تضع حملھا ولو نکحھا الزانی حل لہ وطیھا: حاشیہ نمبر ص قولہ وحبلی من زنا ای یجوز تزوج المرأۃ الحامل من زنا عند الطرفین ولکن لا یطأھا حتی تضع حملھا لقولہ علیہ السلام من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یسقین ماءہ زرع غیرہ: حاشیہ نمبر۹ ھکذا صرحت فی جملۃ الکتب الفقہ:

صورت مسئولہ میں دلائل و شواہد کی روشنی میں پوری وضاحت کر دی ہے جس عورت کا سوال میں ذکر ہے اس سے نکاح جائز ہے۔ اگرچہ وہ حاملہ ہے۔ زانی کا بھی جائز ہے اور اس کے غیر کا بھی۔ اگر زانی کرے تو اس کے لئے اس سے جماع کرنا جائز اور اگر اس کا غیر کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو جماع کرنا منع ہے۔ اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: احقر العباد غلام رسول گوہر ایڈیٹر انوار الصوفیہ قصور، خطیب جامع مسجد میاں کالا مرحوم کوٹ عثمان خان قصور، مدرس القرآن والحدیث جامع مسجد پیراں والی کوٹ بدر دین۔ قصور۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

حضرت مولانا علامہ فیض محمد
اویسی - بہاولپور

مومن کا شب و روز

مسواک جیسے تریاق کے بعد منہ اور دانتوں اور داڑھوں کا علاج اور کوئی بہتر نہ ہوگا لیکن چونکہ عوام ادویہ کے زیادہ قائل ہیں اسی لئے ان کے لئے چند ادویہ عرض کئے دیتے ہیں:

غرغرہ نمک اور نیم گرم پانی ملا کر غرارے کرنے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

دانت صاف نمک اور شہد سے دانت صاف کیجئے، دانت چمک اٹھیں گے۔

سنون عجیبہ برائے جنبش دندان و درم درد پیپ خون بستہ: توتیا سبز مدبر (۵ تولہ) کتھ سفید (۵ تولہ) مازو سبز (۵ تولہ) مصطگی (۶ ماشہ) برادہ آہن (۶ ماشہ) خوب باریک پیس کر رکھیں۔ اول توتیاء سبز (ایک کڑاہی میں ڈال کر قدرے پانی ڈال کر آنچ دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے مکرر پانی ڈال کر آنچ دیں۔ اس طرح کہ سفید کھیل ہو جائے۔ یہ سنون شب کو مسوڑھوں پر خوب چھڑک دیں اور منہ نیچے کر دیں۔ خوب پانی جاری ہوگا۔ اس کے بعد پان کھا کر منہ صاف کر دیں مگر پانی نہ پیویں۔

سنون مجلی دندان زبد البحر۔ سمندر جھاگ۔ صدف مروارید باریک پیس کر مالش کریں

سنون برائے خضر دندان یعنی میل صاف کرتا ہے فلفل سیاہ ایک تولہ گیرو ایک تولہ نمک لاہوری ایک تولہ۔ تمباکو خوردنی ۲ ماشہ باریک پیس کر سنون بنائیں۔

سنون کہ گوشت لثہ بڑھاتا ہے۔ مقوی دندان ہے۔ بلادر (۱۰) تولہ کچلہ ۵ عدد۔ کسی کوزہ میں بند کر کے منہ گلکمت کر کے آگ میں جلا دیں کہ سیاہ ہو جاوے بعد کو کسی قدر نمک ملا کر مالش کریں۔

برائے درد دندان و منع خون تخم شبت ۶ ر، پھٹکڑی خام ۱ ر، عاقر قرحا ۳ ر، در آب جوش دادہ مضمضہ کنند۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

منجن مستحکم دندان زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ پیپلا مول گوند ببول۔ پوست ہلیلہ کلاں پوست بہیڑہ۔ آملہ خشک۔ ناگر موتھ۔ زیرہ سفید۔ مصطگی رومی۔ سنگجراحت۔ برادہ آہن مقناطیسی کل بارہ دوائیں پیس کر رکھ لیں۔ شب کو سوتے وقت مل کر لعاب گرا دیں بغیر کلی کئے سو رہیں۔ صبح کو گرم پانی سے کلی کریں اگر مقناطیس نہ ملے تو بندوق کی گولیوں کا ۲ تولہ برادہ کرا کے ملا دیں اور سب ادویہ ایک ایک تولہ ہوں۔

منجن مقوی دندان کچلہ۔ تخم اسپغول جلا کر نمک لاہوری سیاہ مرچ چاروں چیزیں پیس کر ایک دو مرتبہ روز ملا جاوے اور نیم گرم پانی سے کلی کی جاوے۔

برائے درد دندان حار کافور سرخ۔ نوشادر سرخ روئی میں لپیٹ کر دانت میں دبا دیں۔ اگر بارد ہو تو چونہ اور نوشادر ملا کر روئی تر کر کے دانت میں دبا دیں۔

منجن دونوں ہڑوں کو ہموزن کچی بھونے بغیر کوٹ چھان کر منجن بنا لیا جائے اور رات کو سوتے وقت استعمال کیا جاوے مگر پھر کلی نہ کیجائے صبح کے وقت پھر استعمال کیا اور کلی بھی کی جاوے۔ روزانہ صرف دو وقت استعمال کو کافی ہوگا۔ دانت صاف چمکدار اور مضبوط ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ثم رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لوز تین یعنی گلے پڑنا اسے وہی ادویہ مفید ہوتی ہیں جو خناق کو فائدہ دیتے ہیں۔ ایک نسخہ ہم بھی لکھتے ہیں۔

ٹنکچر سٹیل میں روئی تر کر کے پھر گلیسرین میں دوبارہ تر کریں اور حلق کے اندر لوز تین پر لگائیں۔ اس طرح صبح و شام لگایا کریں۔

نسخہ منجن مصطگی رومی باریک پیس کر ایک مقدار مناسب آٹا مسور میں مخلوط کر کے ایک ٹکیہ گندہ نیم پختہ توے پر پکائی جائے۔ اس ٹکیہ کے گودہ سے شبانہ روز میں چند بار درد دندان کی جگہ پر تکمید کیجائے مگر وقت تکمید ہر بار اس روٹی کا گودا گرم کر کے تکمید کیا جائے۔

پرہیز: تمام کھٹی چیزوں اور گرم غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔

دانت صاف پنبہ دانہ بنولہ جلا کر قدرے نمک ملا کر دانتوں پر ملیں۔ مروارید کی طرح دانت چمکدار ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

منجن دافع درد دندان مقوی دندان ترپھلا۔ ترکٹی۔ تو تیا تینوں نون پتنگ دانت بجر ہو جات ہین ہین پھل کے سنگ ترپھلا ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ ترکٹی۔ زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز تو تیان بریان نمک سیاہ نمک لاہوری نمک طعام چوب پتنگ مازو ہر ایک کوٹ چھان کر سنون بنائیں۔

نسخہ نرمی آواز کلونجن ایک تولہ۔ مرچ سیاہ نصف تولہ شہد ایک تولہ۔ ان تمام کو کوٹ چھان کر آپس میں ملائیں۔ صبح اور عشاء کو کھالیں۔ اس کے کھانے سے پہلے تین روز انب کے پتوں کو پانی میں ابال

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

غرغرہ کریں

ایضاً: صبح نہار منہ اندرون حلقوم تک انگلیاں دبا کر سادہ پانی سے غرغرہ کریں۔ روزانہ معمول رہے تو آواز صاف رہے گی۔

ایضاً: نیم گرم پانی نمک ڈال کر غرغرہ کریں

واعظوں، مقرروں کے لئے یہ دونوں نسخے نہایت مفید ہیں۔

بقیہ: صحبت صالحین از صفحہ ۱۰

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زر ہے اٹھ پیارے تو کہتا ہے۔ بیٹھی نیند ہے۔ مت ہی تیری خالی ہے

شیخ سعدیؒ نے فرمایا

نگہدار و آں شوخ در کیسہ در
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

بہر حال زمانہ بڑا نازک اور ضرورت سے زیادہ ہوشیار و چالاک ہے۔ اس لئے دنیا میں ایام زندگی نہایت ہی احتیاط سے گذارنے چاہئیں اور ہمارا اکثر وقت صحبت صالحین اور بزرگان دین کی خدمت میں بسر ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہم ان چوروں راہزنوں سے اپنے ایمان اور اسلام کو بچا سکیں۔

وما علینا الا البلاغ

باقی: فضائل ذکر از صفحہ ۲۲

بندے کے ظن کے نزدیک ہوں۔ جو میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے پس اگر وہ مجھ کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہے۔ تو میں اس کو اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں۔ (یہ ذکر خفی ہے) اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کا اس جماعت میں ذکر کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہے۔ (یہ ذکر جہر ہے) متفق علیہ (مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم گزرو جنت کے باغوں کے پاس سے تو تم چرو! یعنی کھاؤ! انہوں نے کہا جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

جاننا چاہئے کہ اللہ کا ذکر بندے کے لئے افضل ہے۔ بندے کے ذکر سے اللہ کے لئے۔ اس لئے کہ اللہ کا ذکر باقی ہے اور بندے کا ذکر فانی ہے۔ اللہ کا ذکر بندے کے لئے رحمت کے ساتھ ہوتا ہے اور بندے کا ذکر اللہ کے لئے اس کی طاعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ کا ذکر بندے کے لئے بلا علت ہوتا ہے اور بندے کا ذکر اللہ کے لئے علت سے خالی نہیں ہوتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "میں بتاتا ہوں کہ اللہ کا ذکر اللہ کے نزدیک (باقی صفحہ ۲۰ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب بعلی پوری

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عہدۂ قضا قبول کرنے سے انکار

خلیفہ ابو منصور جعفر کے عہد کا واقعہ ہے کہ اس کو عہدۂ قضا کے لئے جلیل القدر عالم کی ضرورت تھی جس میں قضا کے فرائض سنبھالنے کی اہلیت ہو۔ اس زمانے میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت سفیان ثوری اور حضرت مسعر اور حضرت شریک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم افق عالم میں علم کے آفتاب سمجھے جاتے تھے۔ منصور نے ان چاروں کو دربار میں حاضر ہونے کا سرکاری حکم صادر فرمایا۔ ان چاروں حضرات کو معلوم ہو گیا کہ وہ ہمکو صرف اس لئے بلا رہا ہے کہ ہم میں سے کسی ایک کو عہدۂ قضا سونپے۔ حضرت امام اعظم نے اپنے ساتھیوں کو اپنی خداداد ذہانت اور فراست سے کہا کہ میں تو ایک حیلہ کے ساتھ اس عذاب سے جس میں وہ ہم کو پکڑنے کا ارادہ رکھتا ہے چھوٹ جاؤں گا اور سفیان راہ ہی سے بھاگ جائے گا۔ اور لاپتہ ہو جائے گا اور مسعر دربار میں منصور کے سامنے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر کے چھوٹ جائے گا اور شریک عہدۂ قضا قبول کرے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ راہ سے فرار ہو گئے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو منصور نے عہدۂ قضا قبول کرنے کو کہا۔ آپ نے عذر کیا کہ میں سادات عرب سے نہیں ہوں بلکہ ان کے موالی یعنی آزاد کردہ غلاموں کے خاندان سے ہوں۔ سادات عرب میرا حکم قبول نہیں کریں گے۔ منصور نے پھر اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا: سچی بات یہ ہے کہ میں قضا کے لائق نہیں ہوں۔ منصور نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ بس فیصلہ ہو گیا کہ جو جھوٹا ہے وہ ہرگز اس لائق نہیں ہے کہ عہدۂ قضا اس کے سپرد کیا جائے۔ اس طرح حضرت امام صاحب اس بارگراں کی ذمہ داریاں قبول کرنے سے چھوٹ گئے۔ پھر جب حضرت مسعر رحمۃ اللہ علیہ کی باری آئی تو انہوں نے دیوانوں کی طرح آگے بڑھ کر منصور کی دستار اتار کر پھینکی اور کپڑے نوچنے شروع کئے۔ منصور نے حکم دیا کہ یہ دیوانہ ہے اس کو باہر نکال دو۔ اس طرح حضرت مسعر بھی قاضی بننے سے نجات پا گئے۔ پھر حضرت شریک رحمۃ اللہ علیہ ہی باقی رہ گئے تھے۔ جب عہدۂ قضا ان کو سونپا تو انہوں نے بے دریغ اس کو قبول کیا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ نے جو باتیں فرمائی تھیں۔ وہ حرف بحرف پوری ہوئیں ؎

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ارشاداتِ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علم کی شان میں فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ سے تو اس کے بندوں سے علماء ہی ڈرتے ہیں: حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علم کا ڈھونڈنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرمایا: تم علم ڈھونڈو اگرچہ چین میں ہو: آپ نے فرمایا علم بہت ہیں اور آدمی کی عمر تھوڑی ہے۔ تمام علموں کو حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ علموں میں علم طب ہے اور علم نجوم ہے اور علم حساب ہے اور عجیب عجیب صنعتوں کے علوم ہیں۔ ان سب کا سیکھنا فرض نہیں۔ ان تمام علوم سے صرف اسی قدر سیکھنا جائز ہے جسقدر شریعت سے متعلق ہے: مثلاً نجوم سے اتنا سیکھے کہ اس کے ساتھ رات کیوقت وقت کی شناخت ہو اور طب سے صرف اتنا سیکھے جس کے ساتھ وہ اپنے بدن کی صحت کو قائم رکھ سکے اور حساب سے صرف اتنا ہی جائز ہے جس سے وہ ترکہ وغیرہ کا حساب کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو ایسے علوم کو سیکھتے ہیں۔ جن سے نفع نہیں ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا: اور وہ سیکھتے ہیں وہ علم جو ان کو ضرر دے اور نفع نہ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے علم سے پناہ مانگی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے۔ جاننا چاہیئے تھوڑا علم بہت عمل کا موجب ہوتا ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ علم عمل سے جدا نہیں ہوتا جیسا کہ ارشاد ہے۔ بغیر فقہ کے عبادت کرنیوالا اس گدھے کی مانند ہے جو خراس میں جتا ہوا ہو۔ وہ چلتا بہت ہے مگر وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ آگے نہیں بڑھتا۔ ایک گروہ علم کو عمل سے افضل جانتا ہے۔ جب کہ دوسرا گروہ عمل کو علم سے افضل کہتا ہے ان دونوں کا قول باطل ہے۔ اس لئے کہ علم کے بغیر عمل نہیں ہوتا۔ عمل کا وجود ہی اس وقت ہوتا ہے جب اس کے ساتھ علم ہو۔ اور پھر ہی بندہ حق سے ثواب پانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ نماز جب تک آدمی کو طہارت کے مسائل اور پانی کی شناخت اور قبلہ کی پہچان اور نیت کی کیفیت اور نماز کے ارکان کا علم نہ ہو نماز ہوتی ہی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ عمل علم ہی سے بنتا ہے۔ جاہل اس کو علم سے کس طرح جدا کہتا ہے۔ اور جو لوگ علم کی عمل پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

فضیلت کے قائل ہیں، وہ بھی غلط بات کہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم عمل سے جدا نہیں ہوتا۔ علم میں اس کا پڑھنا اور یاد کرنا اور سیکھنا بھی ہے اور یہ عین عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر بندہ کو ثواب ملتا ہے۔ اگر عالم کا علم اس کے فعل اور کسب سے نہ ہوتا تو اس کو علم پر ثواب نہ ملتا۔ ایک گروہ خلقت کے مرتبہ کو علم کی طرف منسوب کرتا ہے اور علم پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس گروہ والے علم کی گہرائی تک نہیں پہنچے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عمل کو علم سے جدا کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ نہ علم کو جانتے ہیں اور نہ عمل کو۔ وہ جاہل کہتا ہے: قال کی ضرورت ہے نہ کہ حال کی۔ دوسرا گروہ اس کے برعکس علم کی ضرورت کو تو مانتا ہے لیکن عمل کی ضرورت کو نہیں مانتا۔ یہ گروہ بھی جاہل ہے۔

حضرت ابراہیم ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ چلے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک پتھر پڑا ہوا دیکھا۔ اس کے اوپر لکھا ہوا تھا "مجھ کو الٹ کر پڑھ کہ میرے نیچے کیا لکھا ہے۔ انہوں نے اس کو الٹا تو اس کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ جس کو تو جانتا ہے اس پر تو عمل نہیں کرتا تو پھر جس کو تو نہیں جانتا اس کو کس طرح طلب کرتا ہے۔ انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء کی ہمت درایت میں یعنی سمجھنے میں ہوتی ہے اور احمقوں کی ہمت صرف روایت میں ہوتی ہے۔ علماء جہل اور اس کے اخوات سے پاک ہوتے ہیں جو کوئی علم سے دنیا کی عزت اور مرتبہ کا خواہش مند ہے۔ وہ عالم نہیں۔ اس لئے کہ جاہ و عزت کی طلب اخوات جہل سے ہے۔ کوئی مرتبہ علم کے مرتبہ کے برابر نہیں ہے۔ اس لئے کہ علم کے بغیر خدا تعالیٰ کی صفات سے کوئی صفت نہیں پہچانی جا سکتی اور اگر علم ہے تو آدمی تمام مقامات اور شواہد و مراتب علیا کے لائق ہوتا ہے۔

(کشف المحجوب)

بقیہ: فضائل ذکر از صفحہ ۱۷

بہت پاکیزہ ہے۔ تمہارے درجات میں اس کا درجہ بہت بلند ہے اور تمہارے لئے اللہ کے راہ میں سونا چاندی دینے سے بھی بہتر ہے۔ اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے کہ تم اس کی گردن مارو اور وہ تمہاری گردن مارے۔ بہتر ہے۔

پوچھا گیا۔ درجہ میں کونسا بندہ افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! کیا غازی فی سبیل اللہ سے بھی ذکر کرنیوالا افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا غازی اپنی تلوار سے کافروں کی گردنیں اڑائے یہانتک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون آلود ہو جائے پھر بھی ذکر کرنیوالے اس سے افضل ہیں۔ حدیث میں آیا ہے جو لوگ ایک جگہ بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں اللہ کے فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ ان کا ذکر کرتا ہے ان لوگوں میں جو اس کے قریب ہیں۔ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو دنیا سے اس حال میں جدا ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تازہ ہو۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

فضائل ذکر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کروں گا۔ تم میرا شکر کرو میری ناشکری نہ کرو۔ ذکر کے معنی یاد کرنا یعنی یاد کرنے کے ہیں۔ اس کی ضد فراموشی اور بھولنا ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تم دائماً و ظاہراً و باطناً: زبان سے اور دل سے رب تعالیٰ کو اس کی شانِ الوہیت اور ربوبیت سے یاد کرو: اس کو مت بھولو۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں ذکرِ قلب و ذکرِ لسان۔ ذکرِ قلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عزت اور اس کے جلال اور اس کی کبریائی اور اس کے احسانات کا جو بندے پر ہیں استحضار کیا جائے۔ اور اس کے پیشِ نظر اپنی طاعت و عبادت اور حسنات کو قلیل نہیں بلکہ لاشئے سمجھا جائے اور اپنے آپ کو قصوروار اور خطاکار جانے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور ندامت و پشیمانی کے آنسو بہائے اور آہ و فغاں کرے: جیسا کہ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا: ؎

بندہ ہماں بہ کہ از تقصیرِ خویش
عذر بدرگاہِ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

اور زبان کر ذکر یہ ہے کہ اپنی زبان سے جو احادیث میں اذکار ماثورہ ہیں پڑھے۔ اس میں بھی چاہیئے کہ اس کا دل آگاہ ہو۔ ذکرِ لسانی کے وقت بھی دل غافل نہ ہو ورنہ صرف زبان سے دل کی آگاہی کے بغیر ذکر اتنا ثمر آور نہیں ہوگا جتنا اس کو ہونا چاہیئے۔ لیکن صوفیاء اکرام نے فرمایا ہے کہ پھر بھی ذکرِ لسانی کرتا رہے۔ انشاء اللہ ایک دن وہ اس مقام پر فائز ہوگا کہ اس کا دل منور و مجلّٰی ہو جائے اور ذکرِ لسانی کے وقت وہ بھی اپنے حال کے مناسب اس کے ساتھ ذکر میں شریک ہو۔ صوفیاء اکرام اور عارفین کا قول ہے کہ ذکرِ لسانی ذکرِ قلبی کے لئے تمہید یا پہلا سبق ہے۔ ذکرِ قلبی تک پہنچنے کے لئے لازم ہے کہ ذکرِ لسانی میں مشغول رہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ ذکرِ جہر اور ذکرِ خفی۔ ذکرِ جہر اونچی آواز سے ذکر کرنا اور ذکرِ خفی آہستہ آواز سے ذکر کرنا ہے۔ یہ دونوں ذکر جائز اور نصوص و دلائل سے ثابت ہیں۔ ان دونوں میں سے کسی ایک ذکر کے نفس جواز میں کوئی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کلام نہیں۔ اختلاف صرف فضیلت میں یا موقع و محل کے اعتبار سے ان دونوں سے کسی ایک کے اختیار کرنے میں ہے جو شخص کسی پر یہ الزام لگا کر کہ وہ ذکر جہر کا منکر ہے۔ اس کے رد میں کتابیں لکھتا ہے اور وعظ و تقریر کرتا ہے وہ مفتری اور فتنہ پرداز ہے۔ ذکر جہر کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے۔ صوفیاء کرام میں سے بعض نے ذکر خفی کو ذکر جہر پر اور بعض نے ذکر جہر کو ذکر خفی پر صرف فضیلت دیتے ہیں۔ لیکن نمازی کے پاس اونچی آواز سے ذکر کرنا فقہا نے منع لکھا ہے۔ وہ اس عارضہ سے منع ہے کہ نمازی کو اس سے تشویش ہوگی۔ اس کی نماز میں خلل آئے گا۔ وہ نماز میں بھول جائے گا۔ ایسے وقت میں اونچی آواز سے ذکر کرنے کی بجائے آہستہ آواز سے ذکر کرنا لازم ہوگا۔ اونچی آواز سے ذکر کرنا منع ہے۔ اگر نماز نہیں پڑھ رہا تو بیشک اونچی آواز سے ذکر کریں مسجد میں کریں یا گھر میں: تنہا کریں یا جماعت میں اس کو کون منع کہتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ میزان الصرف میں ماضی کے آخری حرف کے متعلق کہا ہے کہ وہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے جبکہ اس پر فتحہ پڑھنے سے کوئی مانع نہ ہو اور جب کوئی عارض ہو تو پھر فتحہ نہیں پڑھا جائے گا۔ اس کو ایک معمولی طالب بھی سمجھتا ہے۔ اسی طرح نفل نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ جب چاہے پڑھے مگر وقت مکروہ نہ ہو۔ یعنی سورج طلوع نہ کر رہا ہو یا غروب نہ ہو رہا ہو یا نصف النہار پر نہ ہو۔ جب یہ عارض رفع ہو جائے تو نفل پڑھنے کو کون منع کرتا ہے۔ ایسے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نفل پڑھنا منع ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ نفل نماز مطلقاً پڑھنا منع ہے۔ نفل نماز پڑھنا تو ہر وقت جائز ہے۔ لیکن اوقات مکروہہ میں یا عصر اور فجر کی نماز کے بعد سورج کے غروب اور طلوع سے پہلے نہ ہو:

فضائل ذکر

ابوہریرۃ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نہیں بیٹھتی کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے مگر ڈھانپ لیتے ہیں ان کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر سکینہ اور اللہ ان کو یاد کرتا ہے ان لوگوں میں جو اس کے نزدیک ہیں روایت کیا اس کو مسلم نے (مشکوٰۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے مکہ کے راستہ میں۔ پس آپ کا گذر ہوا ایک پہاڑ کے پاس سے جس کو جمدان کہا جاتا ہے۔ پس آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے۔ مفردون آگے نکل گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفردون کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتیں۔ روایت کیا اس کو مسلم نے (مشکوٰۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ میں اپنے (باقی صفحہ ۱۷ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

راجا رشید محمود

مرجع شاہ و گدا ہیں آپؐ

سردارِ دوسرا ہیں، شہِ انبیا ہیں آپؐ
تکوینِ کائنات کا باعث حضورؐ ہیں
ذکرِ خدائے پاک کا یارا کہاں ہمیں
حق تک رسائی کس کو ہوئی آپؐ کے سوا!!
وجہِ نجاتِ آپ ہیں جاؤکَ ہے گواہ!
کیسے کوئی جہاں میں ہمسائل ہو آپؐ کا
عرفانِ ذاتِ حق ہے اسی اک سبیل سے،
در آپؐ کا جو چھوڑے، وہ پائے کہاں اماں
اسریٰ کی رات شاہدِ عادل ہے بیگماں
غائب نہیں ہوئے ہیں زمیں سے مرے حضورؐ
حائل رہِ ارم میں ہیں ناکردہ کاریاں!!!!
کھوئے ہیں ہارمونیت نے اسرارِ حق تمام!
دنیا سمٹ رہی ہے تلذذ کی گود میں!!!

بعد از خدا بزرگ، حبیبِ خدا ہیں آپؐ
اس سے زیادہ اور کہوں کیا کہ کیا ہیں آپؐ
اپنی زبان و خامہ پہ، روحی فدا ہیں آپؐ
حق آشنا ہیں، حق ہیں، حقیقت نما ہیں آپؐ
سرتاپا شرح آیۂ بدرالدجیٰ ہیں آپؐ
ممدوحِ دو جہاں ہیں، حبیبِ خدا ہیں آپؐ
اللہ تک رسائی کا بس واسطہ ہیں آپؐ
سرکار! صرف مرجعِ شاہ و گدا ہیں آپؐ
مختارِ کائنات، شہِ انبیا ہیں آپؐ
اسریٰ کی شب کو گو سرِ عرشِ علیٰ ہیں آپؐ
سرکار! ہو نگاہِ کرم، آسرا ہیں آپؐ
کہتا ہے کون یہ کہ خدا سے جدا ہیں آپؐ
اور حق کی لذتوں کے رموز آشنا ہیں آپؐ

محمودؔ ہے اگرچہ دگرگوں جہاں کا نظم!!
پھر بھی ہم عاصیوں کیلئے حوصلہ ہیں آپؐ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

خواجہ تصور علی حیدر

ظہور مہدی

آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی روشنی میں!

حرم شریف پر حملہ کرنے والوں کے سرغنہ نے چونکہ مہدی موعود ہونے کا دعوٰی کیا ہے اس لئے ذیل میں ہم اپنے قارئین کے استفادہ کے لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں وہ تمام معلومات پیش کر رہے ہیں جو امام مہدی کے سلسلہ میں مسلمانوں کے تمام فرقوں میں مستند مانی جاتی ہیں۔ ان روایات کی روشنی میں قارئین کرام خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حملہ آوروں کا سرغنہ مہدی موعود ہے یا فریب اور لعنتی۔ ادارہ!

خداوند تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ الیہ یرد (جو کتاب خدا کا پچیسواں پارہ ہے) کی سورۃ الزخرف (جو کلام اللہ کی تینتالیسویں سورۃ ہے) کی آیت نمبر ۶۱ میں ارشاد فرماتا ہے:

"اور وہ تو یقیناً قیامت کی ایک روشن دلیل ہوگا تم لوگ اس میں ہرگز شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔"

علامہ ابن حجر نے صواعق محرقہ میں ابن صباغ المالکی المکی نے "فصول مہمہ" میں اور سیوطی نے "درمنثور" میں روایت کی ہے کہ یہ آیت مبارکہ امام مہدی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی۔

سب مسلمان خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی اس بات کو مانتے ہیں کہ قیامت سے قبل امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور مصلحت ایزدی سے پردۂ غیبت میں ہیں جب کہ سنیوں کا عام طور پر عقیدہ یہ ہے کہ وہ پیدا ہوں گے جبکہ بعض سنی علماء بھی یہ کہتے ہیں کہ ان کی ولادت ہو چکی ہے۔ شیعوں کے مطابق امام مہدیؑ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد گرامی کا نام امام حسن عسکری تھا جو ائمہ اہلبیت میں سے گیارہویں امام ہیں۔ اور والدہ ماجدہ قیصر روم کی پوتی تھیں جن کا نام ملیکہ اور عرفیت زرجس خاتون تھی۔ ۸ ربیع الاول کو امام حسن عسکریؑ نے شہادت پائی اور ۹ ربیع الاول کو امام مہدیؑ امامت کے عہدے پر ان کے جانشین ہوئے۔ اس

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

سے پہلے اور اس کے بعد کا زمانہ امام کی غیبت صغریٰ کا زمانہ تھا جو تقریباً ۷۵ سال رہا۔ اس زمانے میں امام سے متعدد علماء نے ملاقات کی اور آپ نے دین کی تبلیغ اور مسلمانوں کے مسائل و مشکلات کو حل کرتے رہے۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں امام مہدی کا ایک نائب خاص ہوتا تھا۔ جس کے زیر انتظام ہر قسم کا انتظام چلتا تھا۔ اس قسم کے یکے بعد دیگرے چار نائب گزرے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت عثمان بن سعید عمروؒ
۲۔ حضرت محمد بن عثمان بن سعیدؒ
۳۔ حضرت ابوالقاسم حسین بن روحؒ
۴۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد سمریؒ

حضرت علی بن محمد سمریؒ کی وفات سے چھ یوم قبل انہیں امام مہدیؑ کا ایک فرمان موصول ہوا جس کا مضمون یہ تھا :—

"اے علی بن محمد سمریؒ خداوند تعالیٰ تمہاری مصیبت میں تمہارے دینی بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ بیشک تم چھ دن کے اندر وفات پا جاؤ گے۔ پس اپنے امر کو جمع کرو اور کسی اور کو نیابت کی وصیت کرو جو تمہاری وفات کے بعد تمہارا قائم مقام ہو۔ کیونکہ غیبت کبریٰ واقع ہو چکی ہے۔ اور اذن خدا کے بغیر میرا ظہور نہیں ہوگا۔ طویل زمانہ غیبت کے بعد ظہور ہوگا جب دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے پُر ہو جائے گی۔ اور عنقریب میرے دوستوں میں سے کچھ میرے مشاہدے کا دعویٰ کریں گے آگاہ رہو کہ جو شخص سفیانی کے خروج اور آسمانی صیحہ (پکار) سے پہلے دعویٰ مشاہدہ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ خدائے علی و عظیم کی طرف سے ہی سب طاقت و قدرت ہے۔"

احادیث نبویؐ

غرضیکہ چھ یوم گزرے تھے کہ شیخ ابوالحسن علی بن محمد سمریؒ ۱۵ شعبان المعظم ۳۲۹ھ کو انتقال کر گئے۔ اور ان کا کوئی جانشین مقرر نہ ہوا۔ اس کے بعد غیبت کبریٰ شروع ہو گئی۔ یہ ہے امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش، غیبت اور ظہور کے متعلق فقہ جعفری کے پابند مسلمانوں کا عقیدہ جن میں صاحب مضمون بھی شامل ہے تفصیلات چھوڑ دی گئی ہیں۔ اور اختلافی باتیں کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے۔ امام مہدیؑ کے متعلق کافی تعداد میں احادیث نبویؐ موجود ہیں جن میں سے صرف چند کا ذکر اس مختصر مضمون میں کیا جا رہا ہے جو سب کی سب اہل سنت و الجماعت کی کتب احادیث سے لی گئی ہیں۔ ائمہ اہل بیت سے کوئی حدیث نقل نہیں کی جا رہی۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور امت مسلمہ میں اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہ رہے گا تو خداوند تعالیٰ اس دن کو اس قدر بڑھائے گا کہ اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا۔ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کیمطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (احمدؒ و ابوداؤدؒ و ابونعیمؒ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

(الترمذی)

جناب اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدیؑ میری بیٹی فاطمہؑ کی اولاد سے ہوگا۔

(ابوداؤدؒ والنسائیؒ والبیہقیؒ والدیلمیؒ)

نام، کنیت، لقب

علامہ ابن حجر "صواعق محرقہ" میں لکھتے ہیں کہ آپ کا نام مبارک محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے۔ یعنی نام اور کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے نام اور کنیت کے مطابق ہیں اور آپ کا لقب الحجّۃ اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب زمان ہے۔ آپ کے والد کی وفات کے وقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی۔ لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر میں آپ کو حکمت عطا کی تھی اور اس لئے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہو گئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہاں تشریف لے گئے۔"

شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف گنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب المسمّی "بالبیان فی الاخبار صاحب زمان" میں جہاں پر کہ انہوں نے بعد غائب ہونے امام مہدیؑ کے ان کے اب تک زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہیں۔ ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ مثل حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کے جو خدا کے دوست ہیں اور اعور دجّال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا میں سے ہیں جناب مہدی علیہ السلام کی بقا میں بھی کوئی امر مانع نہیں اور ان لوگوں کا باقی ہونا کتاب و سنّت سے ثابت ہے۔

غیب سے ندا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اس کے سر پر بدلی سایہ کی ہوئی ہوگی۔ غیب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اس کا اتباع کرو۔ (ابونعیمؒ والسیوطیؒ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد میں سے ایک آدمی ہوگا۔ اس کا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کے چمکتا ہوگا۔ اس کا رنگ عرب کے لوگوں کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا۔ اس کے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارے کی طرح سے ہوگا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ اس کی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کے پرندے خوش ہو جائیں گے۔ ابونعیمؒ والسیوطیؒ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا فرمان بیان کیا ہے کہ مہدی مجھ میں سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی۔ (الطبرانیؒ و ابوداؤدؒ و ابونعیمؒ و الدیلمیؒ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کریگا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

جس کے اگلے دانت کشادہ ہوں گے اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی اور وہ عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا (ابو نعیم)

دنیا کا مالک

حضرت زر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک ختم نہ ہوگی جب تک عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت میں سے نہ ہو جائے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (ابو داؤد) اور ایک اور روایت میں امام احمد بن حنبلؒ اور ابو داؤدؒ اور ترمذیؒ اور دیلمیؒ نے یوں بیان کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہے کہ نہیں گزرے گی دنیا جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اس کا مالک نہ ہو جائے گا۔ جس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔ خود خداوند تعالیٰ نے دسویں پارے (واعلموا) میں سورہ التوبہ کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد فرمایا ہے۔

"وہی تو (وہ خدا) ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام یہودیوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکین برا نہ مانیں۔"

اسلام کا غلبہ

جس آیت کا ترجمہ اوپر درج کیا گیا ہے وہ قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے۔ فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعد بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ اس سے مراد مہدی ہیں جو اولاد حضرت فاطمہؓ سے ہوں گے۔ اور اس کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور در منثور میں سعید ابن منصور اور ابن منذر اور بیہقی نے اپنے سنن میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور عبدؒ بن حمید اور ابو شیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ اسی وقت ہوگا۔ جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی اور نہ کوئی اور مذہب والا۔ اسوقت بکری بھیڑیئے سے نڈر ہوگی اور گائے شیر سے بے خوف اور انسان سانپ سے مطمئن۔ اس زمانے میں جزیہ کا گزر نہ ہوگا۔ یا اسلام یا قتل۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کا نزول اسی وقت ہوگا جب امام آخر الزماں ظہور کریں گے۔

حضرت حامل الصرفی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہوں کے بعد ظالم۔ پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دے گا۔ جسطرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ (الطبرانی)

کعبؒ کہتے ہیں کہ قتادہؓ کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر مہدیؑ کے انصار اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہوں گے۔ جبرائیل ان کے مقدمۃ الجیش ہیں اور میکائیل سب سے پیچھے فوج ساقہ میں ہوں گے۔ خدائے پاک مہدیؑ کی برکت سے اندھا دھند کے فتنوں کو بٹھا دے گا۔ یہاں تک کہ زمین میں امن پھیل جائے گا کہ ایک عورت پانچ عورتوں

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کے ساتھ حج کرنے کو نکلے گی۔ کوئی مرد ان کے ساتھ نہ ہوگا۔ وہ خدا کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے گی۔ زمین اپنی زکوٰۃ ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا۔ (نعیم والسیوطی)

بقیۃ اللہ

بارہویں پارے وما من میں سورہ ھود کی آیت نمبر ۸۶ میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم سچے مومن ہو تو خدا کا بقیہ (بقیۃ اللہ) تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے"

صباغی نے جو اہل سنت کے ایک بڑے عالم ہیں ایک طولانی روایت میں امام آخر الزماں کے ظہور کی علامات میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ اس وقت ہمارا قائم ظہور کریگا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر سہارا دے کر کھڑا ہوگا اور خالص مومنین سے تین سو تیرہ اس کے پاس جمع ہوں گے تو سب سے پہلے وہ اس آیت: بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین کی تلاوت کرے گا اور کہے گا کہ میں بقیۃ خدا اور اس کا خلیفہ اور تم پر اس کی حجت ہوں۔ اس وقت سے تمام لوگ "یا بقیۃ اللہ" کہہ کر اس کی طرف خطاب کریں گے۔

فرمودۂ اقبالؒ

مفکر اسلام ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمہ کے فارسی اور اردو کلام سے ظاہر ہے کہ وہ ایک منتظر کے منتظر تھے جسے انہوں نے کبھی "غائب" کہا ہے کبھی "حقیقت منتظر" کبھی "مہدی برحق" کبھی "امام مطلق" اور اس کو اپنی تمام امیدوں کا سہارا بتایا ہے۔ اس ضمن میں حکیم الامت کے بہت سے اشعار میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار
پیران کلیسا ہوں کہ شیخان حرم ہوں
نے جدت گفتار ہے نے جدت کردار
دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار!!!!!

(ضرب کلیم)

مجذوب فرنگی نے باندازِ فرنگی
مہدی کے تخیل سے کیا زندہ وطن کو
اے وہ کہ تو مہدی کے تخیل سے ہے بیزار
تو میدہ کر آہوئے مشکیں سے ختن کو!

(ضرب کلیم)

شاعر مشرق نے بانگ درا، بال جبریل زبور عجم اور اسرار و رموز بیخودی میں بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام سے اظہار عقیدت کیا ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر: اعجاز احمد گوہر

اقوال زریں

۱۔ بیکار انسان مُردے سے بھی بدتر ہے کیونکہ مردہ کم جگہ روکتا ہے اور یہ زیادہ ؛

۲۔ عالم کی ایک گھنٹے کی گفتگو دس برس کے مطالعے سے زیادہ مفید ہے۔

۳۔ خالی پیٹ شیطان کا قید خانہ اور بھرا پیٹ اس کا اکھاڑا ہے۔

۴۔ جس بستی میں ایک آدمی رات بھر بھوکا رہا ہو اس بستی سے خدا اپنی توجہ رحمت اور حفاظت کا ذمہ اٹھا لیتا ہے۔

۵۔ جب رشوت دروازے سے داخل ہوتی ہے تو امانت کھڑکی کے راستے نکل جاتی ہے۔

۶۔ دشمن کتنا حقیر اور کمزور ہو: اس سے بے خوف نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ آگ کا ایک چنگارا ایک مکان جلانے کے لئے کافی ہے۔

۷۔ بے نماز اس لائق نہیں کہ اس کو قرض دیا جائے اس لئے کہ جب وہ اللہ کا فرض ادا نہیں کرتا۔ تو قرض کیسے ادا کریگا:

۸۔ بزرگوں کے پاس باادب اور خاموش ہو کر بیٹھو بہت باتیں کرنے والا بے ادب محروم رہتا ہے۔

تحریر: شیخ محمد یونس، قصور

حافظہ

لوگوں نے خلیفہ ہارون الرشید سے شکایت کی کہ امام شافعیؒ کو قرآن حفظ نہیں ہے اور درحقیقت یہ بات صحیح تھی۔ لیکن آپ کی قوت حافظہ نہایت زبردست تھی۔ خلیفہ نے آپ کا امتحان کرنا چاہا اور رمضان المبارک میں آپ کو امام کیا۔ آپ دن بھر میں ایک سیپارہ حفظ کر لیتے اور رات کو تراویح میں سنا دیتے۔ یہاں تک کہ آپ نے ماہ رمضان میں تمام قرآن مجید حفظ کر لیا (سیرۃ الاولیا)

خوش نصیب

ایک دن خلیفہ ہارون رشید نے دیکھا کہ اس کے دونوں بیٹے استاد کی جوتیاں سیدھی کرنے میں ایکدوسرے سے سبقت لیجانیکی کوشش میں مصروف تھے مگر اتفاق سے دونو بیک وقت زمین پر گر پڑے اور ایک ایک جوتا دونوں کے ہاتھ آیا۔ استاد کی آمد کے انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ استاد نماز پڑھ کر آیا، جوتے پہنے، شہزادوں نے سلام کیا اور رخصت ہوئے۔ ہارون رشید جب محل میں پہنچا تو اپنے مصاحبوں سے پوچھا کہ بتایئے، آج دنیا کا سب سے خوش (باقی صفحہ ۳۰ پر)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر: فیاض احمد گوہر

بچوں کا صفحہ

لکڑہارے کی ایمانداری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کسی دریا کے کنارے ایک درخت پر چڑھ کر لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ اتفاق سے اس کا کلہاڑا دریا میں گر گیا۔ وہ درخت کے نیچے اتر آیا اور دریا کے کنارے بیٹھ کر رونے لگا۔ وہ بہت غریب تھا۔ اور بازار سے نیا کلہاڑا خریدنے کے لئے اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔ اسے اس بات کا غم تھا کہ اب میں محنت کیسے کرونگا۔

اچانک ایک فرشتہ نمودار ہوا۔ اس نے لکڑہارے سے پوچھا بڑے میاں تم کیوں رو رہے ہو لکڑہارے نے سارا واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا۔ تم تسلی رکھو! میں ابھی تمہارا کلہاڑا دریا سے نکال دیتا ہوں۔ یہ کہا اور دریا میں کود پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سونے کا بنا ہوا کلہاڑا نکال لایا۔ لکڑہارے نے دیکھا تو کہا یہ میرا کلہاڑا نہیں۔ میرا کلہاڑا لوہے کا بنا ہوا ہے۔

فرشتے نے دوبارہ غوطہ لگایا اور چاندی کا بنا ہوا ایک کلہاڑا نکال لایا۔ مگر لکڑہارے نے اسے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا یہ میرا کلہاڑا نہیں تیسری بار فرشتے نے پھر غوطہ لگایا اور اب اس کے ہاتھ میں لوہے کا کلہاڑا تھا۔ لکڑہارے نے دیکھا تو خوشی کے مارے اچھل پڑا اور کہنے لگا یہی میرا کلہاڑا ہے۔

فرشتے نے لکڑہارے کی ایمانداری دیکھی تو بہت خوش ہوا اور سونے چاندی کے دونوں کلہاڑے بھی انعام کے طور پر اسے دے دیئے۔

سچ ہے ایمانداری اچھی صفت ہے۔

بقیہ: خوش نصیب از صفحہ ۲۹

نصیب شخص کون ہے؟ سب نے کہا "خلیفۃ المسلمین"! خلیفہ نے کہا۔ "نہیں پھر اپنے لڑکوں کا واقعہ سناتے ہوئے کہا" آج کا خوش نصیب شخص وہ ہے جس کی جوتیاں سیدھی کرنے میں شہزادے فخر محسوس کریں۔ یہ سن کر درباری عش عش کر اٹھے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بچوں کا صفحہ

لطیفہ

ایک کنویں کے ارد گرد بہت بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ اور سب لوگ یہ کہہ رہے تھے "ہائے بیچارا ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا: ایک نے کہا بھائیو! اب بچہ کنویں میں تو گر گیا ہے تو اسے نکالے کون۔ پھر لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے:

اچانک ایک سکھ صاحب بھیڑ چیرتے ہوئے کنویں میں گود پڑے۔ جب سکھ صاحب کنویں میں کود ہی پڑے تو ۵، منٹ کے بعد وہ نیم بیہوشی کی حالت میں بچے کو لے کر باہر آ گئے۔

لوگوں نے لاکھ لاکھ شکر ادا کیا خدا تعالیٰ اب سکھ صاحب کی طرف متوجہ ہوئے۔ واہ واہ سردار جی واہ کمال کر دی۔ آپ بڑی ہمت سے بچے کو لیکر باہر آ گئے۔ ہر کوئی صاحب کی تعریف کرتا تھا۔ اب کیا تھا۔ سردار جی اور گرم ہو گئے۔

سردار جی نے اونچی آواز سے کہا۔ "اے کم بختو!" جب سردار جی نے اتنا کہا تو سارا مجمع خاموش ہو گیا۔

پھر سردار جی نے کہا:

"مجھے یہ بتاؤ کہ کنویں میں مجھے دھکا کس نے دیا تھا"۔

● سرور شہباز قصور

بوجھو تو جانیں!

۱۔ کتنے مینڈک

ایک کنویں میں ۲۵ مینڈک ہیں۔ ان میں سے ۵ مر گئے۔ بتاؤ اب کنویں میں کتنے مینڈک باقی بچے؟

ذرا پڑھیے

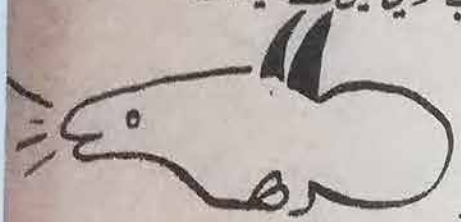

۲۔ کون سی زبان

ایک جرمن چھ زبانیں جانتا ہے

۱۔ انگریزی ۲۔ فرانسیسی ۳۔ فارسی

۴۔ عربی ۵۔ اردو

چھٹی زبان بتائیے؟

۳۔ کون سی نعمت

وہ کونسی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو عطا کی ہی لیکن حضرت آدمؑ اور اماں حوا کو نصیب نہیں ہوئی۔

● حاجی اصغر علی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اخبارِ آستانہ عالیہ جماعتیہ علی پور شریف

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت مولانا الحاج جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب علی پور شریف رونق افروز ہیں۔ ایام سابقہ میں آپ جھنگ کے مضافات میں بعض جگہوں میں یارانِ طریقت کے پیہم اصرار سے تشریف لے گئے تھے۔ اب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت معین الملت مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب سرگودہا کے مضافات میں تشریف لے گئے تھے: چک ۶ جنوبی حضرت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب کی پوتی کی وفات حسرت آیات پر تشریف لے گئے تھے۔ اب علی پور شریف تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولانا الحاج پیر سید نذر حسین شاہ صاحب مدظلہ، علی پور شریف تشریف فرما ہیں۔

دیگر صاحبزادگان بخیریت ہیں۔ آستانہ عالیہ میں ہر طرح سے خیریت ہے۔

داخلہ اعلان

درسگاہ دار العلوم شاہ جماعت قصور محلہ شاہ جماعت پورہ میں بچوں کو تعلیم دینیات کے لئے داخل کرائیں۔ دار العلوم ہذا میں درس نظامی کے مطابق تمام علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قرآن مجید حفظ اور ناظرہ پڑھانے کا بھی معقول انتظام ہے۔ طلبار کی رہائش اور ان کی خوراک اور دیگر اخراجات کا معقول انتظام ہے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

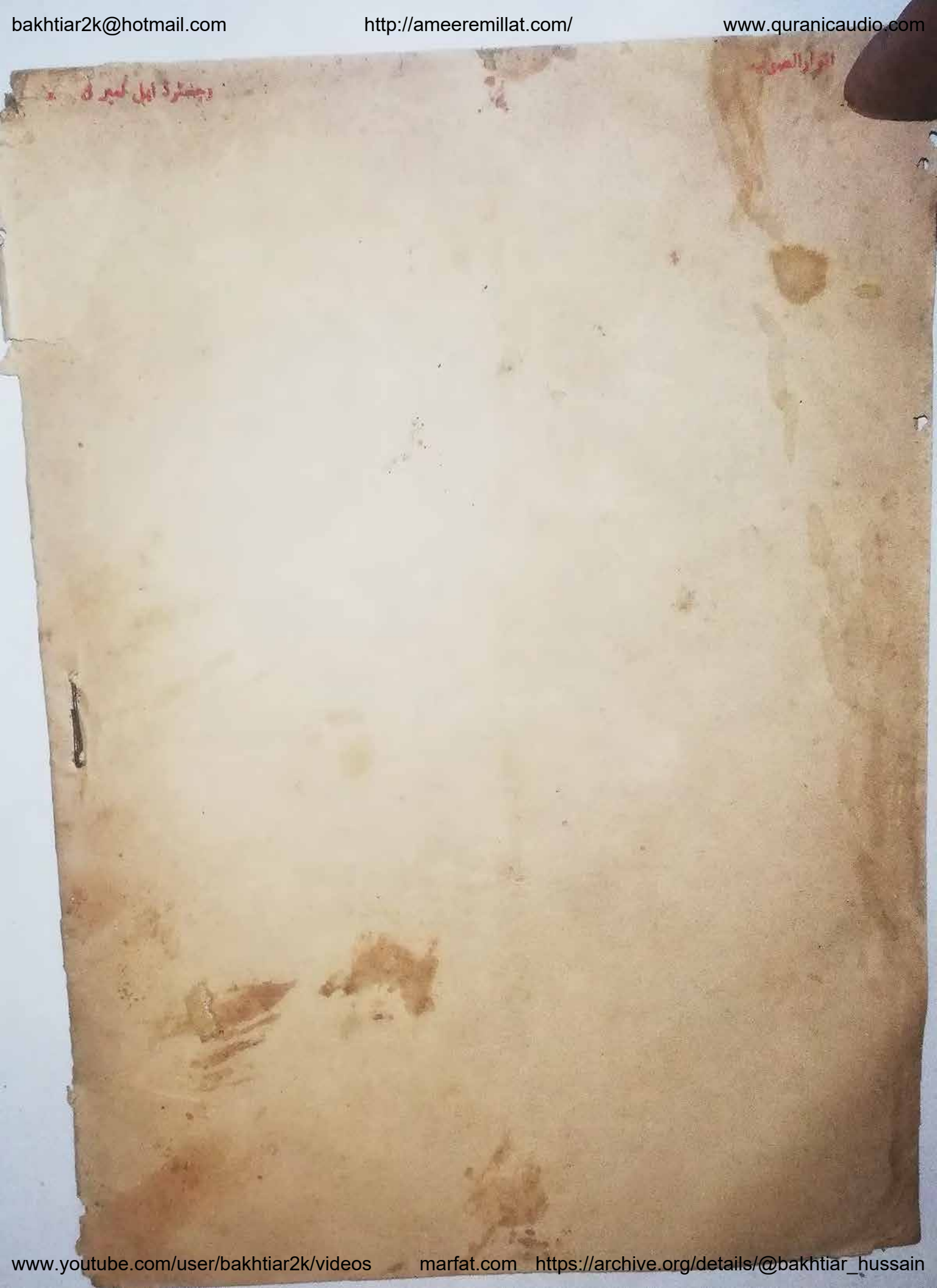

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain